|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144406290128

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ والدہ کے انتقال کے بعد والد اور والد کا ترکہ جوڑا تو اس میں سے بہنوں کے حصے میں 19 لاکھ فی بہن آئے ،لیکن ان کو دینے کے لیے نقد رقم نہیں تھی کیونکہ تمام سرمایہ گھر اور کاروبار کی صورت میں تھا ،اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے بہنوں نے اپنا حصہ بھائیوں کو معاف کردیاتھا ،لیکن بھائیوں نے مشورہ کیا کہ پیسے ہاتھ میں آنے کی صورت میں بہنوں کو دیں گے اور بغیر وقت کے تعین کے 10 لاکھ روپے فی بہن دینے کا وعدہ کیا ۔

وقت زیادہ گزرنے کی وجہ سے بھائیوں نے مشورہ کیا کہ 20 لاکھ دیں گے وقت گزرنے کے ساتھ 2 بہنوں کو ورثے کی رقم دے دی گئی جبکہ تیسری بہن کو بھی 8لاکھ روپے دیے جاچکےہیں اب 12 لاکھ دیے تو بہن نے لینے سے انکار کردیا اور مطالبہ کیا کہ مجھے آج کے حساب سے بڑھا کردیا جائے۔

مستفتی:حماد رشید

متعلم درجہ خامسہ، جامعہ مدنیہ

03352541417

**الجواب حامدا ومصلیا**

(1) مرحوم کے ترکہ منقولہ و غیر منقولہ کی تقسیم سے پہلے کسی وارث کا اپنے شرعی حصہ سے بلا عوض دست بردار ہوجانا شرعاً معتبر نہیں ہے، البتہ ترکہ تقسیم ہوجائےتو پھر ہر ایک وارث اپنے حصے پر قبضہ کرنے کے بعد اپنا حصہ کسی کو دینا چاہے یا کسی کے حق میں دست بردار ہوجائے تو یہ شرعاً جائز اور معتبر ہے۔

اسی طرح کوئی وارث ترکہ میں سے کوئی چیز لے کر (خواہ وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو) صلح کرلے اور ترکہ میں سے اپنے باقی حصہ سے دست بردار ہوجائے تو یہ بھی درست ہے، اسے اصطلاح میں " تخارج" کہتے ہیں۔ان دونوں صورتوں میں پھر ایسے شخص کا اس ترکہ میں حق باقی نہ رہے گا۔

لہذا صورت مسئولہ میں اگر مذکورہ بہنیں تقسیم سے پہلے اپنے حصہ سے دست بردار ہوئی تھیں، تو ان کا دست بردار ہونا شرعا معتبر نہ ہوگا، جس کی وجہ سے بھائی پابند ہوں گے کہ وہ بہنوں کو ان کا شرعی حصہ مکمل ادا کریں، البتہ اگر تقسیم کے بعد حصہ وصول کرنے کے بعد اپنے حصہ سے دست بردار ہوئی ہوں تو اس صورت میں ان کا دست بردار ہونا معتبر ہوگا، جس کی وجہ سے وہ میراث میں سے اپنے حصہ کے مطالبہ کی حقدار نہ ہوں گی، تاہم اگر بھائیوں میں سے کوئی ایک اپنی خوشی سے دل جوئی کے لیے بہنوں کو کچھ رقم مزید دینا چاہتا ہو، تو اس دینے اور وصول کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔

(2) کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کے کل ترکہ میں اس کے تمام ورثاء کا حق متعلق ہوجاتا ہے اور وہ سب اس میں اپنے شرعی حصوں کے تناسب سے شریک ہوجاتے ہیں، اور وہ ترکہ ان سب میں شرکتِ ملک کے طور پر مشترک ہوجاتا ہے، لہذا اگر والدین کے انتقال کے طویل عرصہ بعد ترکہ تقسیم ہورہا ہوتو ترکہ کی موجودہ قیمت کے حساب سے ہی تقسیم ہوگا۔

اب جس قدر حصہ بہنوں کو دے دیا گیا ہے وہ تو ان کا ہوگیا، اور جتنا حصہ ان کا باقی تھا وہ بدستور شرکتِ ملک کے طور پر مشترک رہا، بعد ازاں بھائیوں نے اس میں کاروبار کرکے مزید جو اضافہ کیا ہے اس میں بہنیں اپنے باقی ماندہ حصے کے تناسب سے برابر کی شریک ہوں گی، لہذا جائیداد کے موجودہ حساب سے بہنوں کے باقی ماندہ حصے کے تناسب سے جتنا حصہ ان کا بنتا ہے وہ ان کو دینا لازم اور ضروری ہے۔

لما فی رد المحتار:

"لو اجتمع إخوة يعملون في تركة أبيهم ونما المال فهو بينهم سوية، ولو اختلفوا في العمل والرأي اهـ".

(ج4،ص325کتاب الشرکة، فصل في الشرکة الفاسدة،ط: سعید)

وفیه أیضاً:

[تنبيه] يقع كثيراً في الفلاحين ونحوهم أن أحدهم يموت فتقوم أولاده على تركته بلا قسمة ويعملون فيها من حرث وزراعة وبيع وشراء واستدانة ونحو ذلك، وتارةً يكون كبيرهم هو الذي يتولى مهماتهم ويعملون عنده بأمره وكل ذلك على وجه الإطلاق والتفويض، لكن بلا تصريح بلفظ المفاوضة ولا بيان جميع مقتضياتها مع كون التركة أغلبها أو كلها عروض لا تصح فيها شركة العقد، ولا شك أن هذه ليست شركة مفاوضة، خلافاّ لما أفتى به في زماننا من لا خبرة له بل هي شركة ملك، كما حررته في تنقيح الحامدية.

ثم رأيت التصريح به بعينه في فتاوى الحانوتي، فإذا كان سعيهم واحداً ولم يتميز ما حصله كل واحد منهم بعمله يكون ما جمعوه مشتركاً بينهم بالسوية وإن اختلفوا في العمل والرأي كثرة وصواباً، كما أفتى به في الخيرية".

(ج4،ص307، کتاب الشرکة، ط: سعید)

لما فی تکملۃ رد المحتار علی الدر المختار:

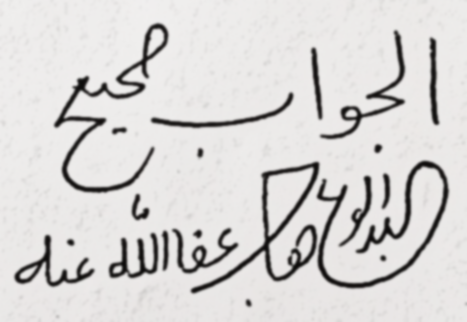
" الإرث جبري لَا يسْقط بالإسقاط".

(ج7،ص505،کتاب الدعوی، ط :سعید)

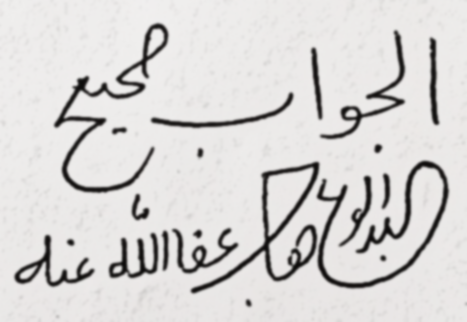
لما فی الأشباہ والنظائر" لابن نجیم:

"لَوْ قَالَ الْوَارِثُ: تَرَكْتُ حَقِّي لَمْ يَبْطُلْ حَقُّهُ؛ إذْ الْمِلْكُ لَايَبْطُلُ بِالتَّرْك".

(ص:309- ما یقبل الإسقاط من الحقوق وما لایقبله، ط:قدیمی)۔



واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ



جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

92/6/1444ھ

22/1/2023ش

28/6/1444ھ

21/1/2023ش